4 جنوری، 2012

اسٹیٹ بینک کے گورنر جناب یاسین انور نے بینکوں پر زور دیا ہے کہ وہ ایس ایم ای سیکٹر کی پائیدار نمو کے لئے موثر حکمت عملی وضع کریں

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے بینکوں پر زور دیا ہے کہ وہ ایس ایم ای سیکٹر کی پائیدار نمو کے لئے اہم شعبوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ایک موثر ایس ایم ای حکمت عملی وضع کریں۔

آج اسٹیٹ بینک، کراچی میں ایس ایم ای کریڈٹ ایڈوائزری کمیٹی کے چوتھے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایس ایم ای سیکٹر کے لئے ایک پائیدار حکمت عملی چھوٹے اور درمیانے کاروباری اداروں کو مالکاری (فنانس) اور دیگر بینکاری خدمات کی فراہمی میں بہتری کے لئے تمام اسٹیک ہولڈرز بالخصوص بینکوں کے مزید فعال کردار کی متقاضی ہوگی۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ کاروباری تنوع میں وسعت اور آمدنی میں عدم مساوات میں کمی کے ذریعے ملک میں روزگار کے مواقع بڑھانے کے حوالے سے ایس ایم ای سیکٹر کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔انہوں نے کہا کہ ایس ایم ایز چونکہ پاکستان میں کاروباری اداروں کی بڑی اکثریت (98 فیصد سے زائد) پر مشتمل ہیں اور ملک میں غیر زرعی روزگار میں اس کا حصہ 78 فیصد سے زائد ہے، اس لئے یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان مناسب پالیسی مداخلتوں کے ساتھ ان بینکوں کی معاونت کے لئے تیار ہے جو اس اہم شعبے کو قرضہ دہی بڑھانے کے خواہشمند ہیں۔انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اپنی کریڈٹ گارنٹی اسکیم اور مختلف ری فنانسنگ اسکیموں کو بعض حوصلہ افزا نتائج کے ساتھ بہتر بنا کر پیش کیا ہے، تاہم انہوں نے کہا کہ ان اسکیموں کا مجموعی طور پر استعمال اب بھی متوقع سطح سے کم ہے، جس کا متعلقہ بینکوں کو سنجیدگی سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

گورنر، اسٹیٹ بینک نے کہا کہ متعلقہ اسٹیک ہولڈرز سے تجاویز کے حصول کے بعد ایس ایم ای پروڈنشل ریگولیشنز کا جائزہ مکمل کرلیا گیا ہے اور نظر ثانی شدہ پروڈنشل ریگولیشنز جلد جاری کردیئے جائیں گے۔

بینکوں کی جانب سے ایس ایم ای فنانسنگ میں کمی پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ قرضہ دہی دسمبر 2007 میں 437 بلین روپے تھی جو کم ہو کر ستمبر 2011 میں 268 بلین روپے رہ گئی۔فیصد کے لحاظ سے بینکوں کی مجموعی قرضہ دہی (ٹوٹل لینڈنگ پورٹ فولیو) میں ایس ایم ایز فنانسنگ کا حصہ جو دسمبر 2007 میں 16.2 فیصد تھا، کم ہو کر ستمبر 2011 تک 7.7 فیصد ہو گیا۔انہوں نے کہا کہ یہ صورتحال ہماری خواہش کے برعکس ہے۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر نے کہا کہ بینکوں کے مجموعی ایس ایم ای لون پورٹ فولیو کے وسیع تجزیئے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایس ایم ای ایڈوانسز کا بڑا حصہ (جو 76 فیصد ہے) ورکنگ کیپٹل لونز پر مشتمل ہے، جس سے ایس ایم ای کے شعبے کی طویل المدتی مالکاری کی ضروریات

پوری کرنے میں بینکوں کے تذبذب کی نشاندہی ہوتی ہے۔انہوں نے کہا کہ اس کے ایس ایم ایز کو جدید بنانے ،ان کے کاروبار کی توسیع اور اثاثوں کی تشکیل کے عمل کے حوالے سے اہم منفی نتائج ہیں۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ مجموعی طور پر خراب معاشی حالات سے بھی ایس ایم ای قرضوں کی طلب اور فراہمی میں کمی آئی ہے، تاہم اس کمی کا ایک اور اہم عنصر ایک مشکل کاروباری ماحول میں ایس ایم ایز کو قرضہ دہی کے سلسلے میں بینکوں کا غیر معمولی احتیاط کا رویہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ ایک پائیدار صورتحال نہیں ہے۔بینکوں کو اس بات کا ادراک کرنے کی ضرورت ہے کہ تنوع اور صارفین کی اساس میں نمو کی ان کی اپنی ضرورت اس بات کی متقاضی ہے کہ وہ اس پرکشش مارکیٹ پر توجہ مرکوز کریں۔

//☆☆☆